NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

جین مت: تاریخ، عقائد اور اخلاقی تعلیمات کا اجمالی تعارف

Jainism: A Brief Introduction, Historical Doctrinal, Beliefs and Ethical Teaching

Hafsa Latif
BS Scholar, Department of Islamic Studies Thal University Bhakkar
Email: hafsakakar22@gmail.com
Zia Ur Rehman
BS Scholar, Department of Islamic Studies Thal University Bhakkar
Email: ziaurrehmanch81@gmail.com

Abstract

Jainism, is one of the most seasoned religions on the planet, began in India around the sixth century BCE. Established in the teachings of the Tirthankaras, especially Mahavira (599-527 BCE), it emphasizes peacefulness (Ahimsa), truth (Satya), non-possessiveness (Aparigraha), and self-restraint. Jainism rejects the concept of a creator and spotlights on self-freedom through spiritual purity and asceticism. Historically, Jainism evolved development with Buddhism and Hinduism, shaping India's spiritual and philosophical landscape. Separated into two fundamental factions — Digambara (sky-clad) and Svetambara (white-clad) — Jains follow thorough ethical and monastic customs. Their sacred texts, the Agamas, provide guidance on conduct, cosmology, and metaphysical beliefs. The basic teachings of Jainism conclude around the doctrine of karma and reincarnation, where soul is responsible for its destiny. A definitive goal is to attain Moksha (freedom) by eliminating karmic bondage through ethical living, meditation, and self-restraint. Jains practice strict vegetarianism, avoid harm to all living beings, and emphasize truthfulness and self-control. Morally, Jainism has evolved with modern challenges while maintaining its core principles. This article explores Jainism's historical turn of events, significant beliefs, moral evolution, and the further philosophical insights that have permitted it to get by for centuries. Understanding Jainism provides significant lesson on peaceful concurrence, self-discipline, and an amicable lifestyle.

Keywords: Sufism, mysticism, Abrahamic religions, purification, monasticism, comparative study, divine love.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
18-02- 2025
Revised:
19-02- 2025
Accepted:
28-02- 2025
Online:
02-03- 2025

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

1. موضوع کا تعارف

مذہب ایک ایسا نظامِ عقیدہ اور عمل ہے جو انسانوں کو زندگی کے مقصد، اخلاقی اقدار اور ماورائی حقیقت سے جوڑتا ہے۔ یہ عقائد، عبادات، اخلاقی اصولوں اور روایات کا مجموعہ ہوتا ہے جو انسانوں کی روحانی، ذہنی، اور معاشرتی زندگی کو منظم کرتا ہے۔ مذہب کی بنیاد عموماً ایک یا ایک سے زائد مقدس کتابوں، پیغمبروں یا روحانی رہنماؤں کی تعلیمات پر ہوتی ہے۔ اس میں انسانوں کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی فراہم کی جاتی ہے، اور یہ انسان کے اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی رویوں کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔ مذہب انسان کو اچھائی اور برائی، نیکی اور بدی میں فرق کرنا، اچھائیوں اور نیکیوں کی جزا اور برائیوں کی سزا سے بھی متنبہ کرتا ہے۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے کہ انسان کو مختلف کاموں کے نتائج سے پہلے ہی آگاہ کر دیا جائے اور پھر انسان کو اپنی راہ خود منتخب کرنے کا اختیار دے دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ہر امت کی رہنمائی کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"[1]

"اور ہر ایک قوم کے لیے ہدایت پہنچانے والے آتے رہے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے

"وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِير"[2]

" کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔"

مذہب کو مختلف اقسام یا گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اس مضمون میں اسے تین بنیادی اقسام میں بیان کیا جارہا ہے:

سامی مذاہب وہ مذاہب ہیں جو حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کی اولاد ہیں جن میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔ آریائی مذاہب وہ ہیں، جو آریا نسل سے ہیں۔ آریائی مذاہب میں موجود پائے جانے والے مذاہب میں سے ہندومت، جین مت، سکھ مت اور زرتشت مت ہیں۔ آخری اور تیسری مذہب کی قسم میں سے منگول مذاہب میں بدھ مت، کنفیوشس، تاؤمت اور شنٹو مت ہیں۔ مقالہ ہذا میں آریائی مذہب جین مت کا تعارف، اس کے بنیادی عقائد اور اخلاقی تعلیمات کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔

2. جین مت کا تاریخی پس منظر

تاریخی اعتبار سے ہندوستان قدیم فکری، مذہبی اور تہذیبی علاقہ تصور کیا جاتا ہے بلکہ ماضی کے دریچوں سے جھانکا جائے تو اس سرزمین پر ہر زمانے میں مختلف اوقات میں عظیم مفکر، فلاسفر، تاریخ دان اور مذہبی راہنماؤں نے جنم لیا اور اپنا ایک کردار سماج کے سامنے پیش کیا۔ اس دوران بیرونی ریاستوں نے حملہ آور ہو کر اس پر اپنا تسلط قائم کیا اور اس کو کئی حصوں میں تقسیم کیا لیکن اس کا تشخص برقرار رہا۔ خاص طور پر مذہبی لحاظ سے ہندومت نے یہاں ہر زمانہ میں راج کیا اور اپنے تصورات پھیلانے میں کامیاب ہوا اور انہی ہندوؤں میں ذات پات اور نسلی امتیاز کی بنیاد پر بغاوت ہوئی اور کئی اور مذاہب وجود میں آئے مثلاً سکھ مت، جین مت، بدھ مت وغیرہ۔[3] تین / پانچ ہزار سال قبل مسیح میں بدھ مت اور جین مت مذاہب نے جنم لیا اور ان کی بنیاد دراصل ہندومت ہی ہے نظریاتی یا فکری اختلاف کی بنیاد پر ایک الگ شاخ اور پھر ایک الگ مذہب کی شکل اختیار کر گئے۔ جبکہ دنیا بھر میں اس کے ماننے والوں کی تعداد تقریباً چالیس سے پچاس لاکھ ہے۔ پاکستان کے علاوہ جین مت کے ماننے والے ہندوستان، سری لنکا، فجی، کینیا، برطانیہ، نیپال، برما، ملائشیا، یورپ، امریکا اور کینیڈا میں بھی قیام پذیر ہیں۔[4]

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

لفظ "جین" بنیادی طور پر "جینا" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے تسخیر کرنا، غلبہ پانا یعنی ایسا شخص جس نے اپنے جذبات پر کنٹرول کر لیا عصری اصطلاح میں تزکیہ نفس کر لیا اور نجات حاصل کی جینا کہلاتا ہے۔[5] جین مت میں جینوں کو تیر تھانکر Trithinker بھی کہا جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے دریا میں کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ بنیادی طور پر جین مت میں تقریباً چوبیس تیر تھانکر شیری رشودی سے ورھمان تک آئے اور جین مت کی ترویج میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ان تمام تر تھنکر کا تعلق کھشتری خاندان سے تھا اور ایک خیال یہ بھی موجود ہے کہ تیر تھنکر طویل عمر اور طویل قدامت (روایات کے مطابق پہلے مصلح ناتھ کی عمر کروڑ سال اور قد دو میل لمبا تھ) کے حامل صوفی قسم کے انسان تھے۔ تیسویں مصلح یا تر تھانکر پر شوناتھ کا دور 8 ویں صدی قبل مسیح کا ہے ان کے والد بنارس کے راجہ تھے اس لے انہوں نے ایک خوشحال خاندان میں پرورش پائی اور بعد میں رہبانیت کو اختیار کیا اور 84 دن کا مراقبہ کرنے کے بعد نروان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور 70 سال تک نفس کی طہارت و تقدیس کے لیے سمیٹا کے پہاڑوں پر ریاضت کی اور اپنے پیروکاروں کو عدم تشدد، سچ، ایمانداری، چوری سے اجتناب اور رہبانیت کی تعلیم دیتے رہے لیکن انہوں نے اپنی ان تعلیمات کو کسی مذہب سے منسوب نہیں کیا تھا۔[6]

وردھمان / مہاویر

جین مت کے حقیقی بانی کا نام ورھمان ہے جو مہاویر کے نام سے مشہور ہوئے اور چوبیسویں تیر تھنکر ہیں۔ بعض روایات کے مطابق مہاویر 24 ویں تر تھانکر ہے لیکن بانی جین مت نہیں ہے۔[7] مہاویر نے 599 قبل مسیح میں بھارت کے شہر پٹنہ کے ایک قصبہ دیشالی کی بستی کشتریہ میں جنم لیا۔ آپ کے والد "سارتھ" اپنے علاقے جیاترکا کے سربراہ جبکہ والدہ "ترشیلا" کا تعلق بھی ویشالی اور مگدھ کے حکمران خاندان سے تھا۔ مہاویر کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ نے کئی ایسے خواب دیکھے جن کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ پیدا ہونے والا بچہ دنیا میں حکمرانی کرے اور ایک عظیم بادشاہ بنے گا۔[8] مہاویر نے دنیاوی لحاظ سے پر آسائش گھر میں پرورش پائی اور جوان ہونے پر ایک شہزادی یشودا سے شادی کی جن سے ایک بیٹی انوجا پیدا ہوئی جن کی شادی مہاویر کے ایک شاگرد جملی سے ہوئی۔

> "His parents tried to solve the problem by marrying him off to beautiful young woman,Yasoda, a kastriya lady of Kundinya gotra, who soon presented him with a daughter named Anojja, Anojja was married to Jamali a kasatriya, who after becoming Mahavira follower created a schim."[9]

حصولِ گیان کے لیے تپیا

مہاویر نے چونکہ ایک امیر اور حکمران گھرانے میں تعلیم و تربیت پائی لیکن ان کے نظریات روایتی مذہبی و خاندانی روایات کے برعکس تھے بلکہ اتنے ناخوش تھے کہ الگ گروہ میں شمولیت کا فیصلہ کیا تاکہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کردار ادا کر سکیں۔ ایک دفعہ جوگیوں کا ایک گروپ مہاویر کے گاؤں میں آکر ٹھہرا اور جب آپ نے ان کی باتوں کو سنا اور غور و فکر کیا اور ان کے اس گروہ میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی لیکن خاندانی روایات اور تربیت کے تناظر میں آپ نے والدین کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ان کی وفات تک انتظار کیا۔ جب آپ کی عمر تیس سال ہوئی تو آپ کے والدین کا انتقال ہوا تو اُس کے بڑے بھائی نے خاندان کے معاملات سنبھال لیے اس کے بعد اپنے بڑے بھائی نندی وردھن کی اجازت سے مہاویر نے سنیاس لے لیا۔[10] چنانچہ مہاویر نے جوگیوں کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا اور اپنے قیمتی لباس اتارا اور ایک دھوتی پہن کر گھر سے نکلے ایک سال تک دھوتی میں رہے اور کچھ عرصہ برہنہ رہے اور بارہ سال تک نفس کشی (تپیا)، ریاضت و رہبانیت اور روزے رکھنے، سر کے بال درخت پر لٹکنے میں گزارا تاکہ حق کو تلاش کر کے نجات کے طریقے تلاش کر کے

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

منزل کے حصول میں کامیاب ہوسکیں۔ایک مرتبہ وہ سل کے درخت (Sal Tree) کے نیچے بیٹھ کر مراقبے میں مشغول ہوگیا، اس وقت مہاویر کی عمر 42 سال تھی۔ اس مراقبے میں اسے (کیول گیان) گیان دھیان اور نروان یعنی عرفان حاصل ہوگیا اور اس وجہ سے اس وردھمان کو مہاویر ایا جنا کا نام دیا گیا جو اس کامیاب ریاضت پر عطا کیا گیا۔ کتاب مہاویر اور جین ازم میں مصنف رقمطراز ہے کہ

> "The original name of this great soul was Vardhamana. Mahavira or Jina , the Great Hero or Victor, were his titles given latter in view of his greatr achievement of complete victory overl aal passions, worldly charms and spiritual perfection."[11]

مہاویر نے راہ نجات کی تلاش میں بہت مصائب برداشت کیے گرمی میں گرم علاقے اور سردی میں سرد علاقے چلا جاتا، برسات میں باہر نہ نکلتا کہ کوئی کیڑا پاؤں کے نیچے نہ آجائے، عام موسم میں آگے جھاڑو دیتا جاتا، کتوں وغیرہ کو کاٹنے کی اجازت دیتا، آگ لگائی گئی، غصہ کیا گیا لیکن آپ نے بارہ سال کی ریاضت سے منزل مقصود حاصل کرکے اس راہ نجات کی تلقین دوسرے لوگوں کو بھی کرنے لگا کیونکہ مہاویر اس محنت سے گزرنے کے بعد دنیاوی دکھوں اور حرص ہوہوس کے جذبات پر قابو پانے میں کامیاب ہوچکے تھے۔[12] اس دوران ایک راہب گوشال سے ملاقات ہوئی دور دونوں نے اکھٹے چلے کاٹے لیکن جلد ہی نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور گوشال نے الگ فرقہ "آجیوک" بنالیا جبکہ مہاویر ایک نئے مذہب کا بانی بنا اور اس کے پیروکار "نرگرنتھا" کہلائے جس کا معنی ہے ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد، یہ نام تبدیل ہوتا ہوا جین مت مستعمل ہونے لگا اور آج کل اس کے اصولوں پر مبنی مذہب کو "جین مت" کہا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مہاویر کا انتقال 72 برس کی عمر میں جنوبی بہار کے ایک مقام "پاوا میں ہوا۔[13]

حصول نروان

مہاویر نے جس زمانے میں آنکھ کھولی اس وقت سب سے اہم مسئلہ نروان کا حصول تھا یعنی نجات کا طریقہ تلاش کرنا جب آپ نروان حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو آپ نے اپنے پیرکاروں کو حصول نروان کے دو طریقوں سلبی اور ایجابی سے متعارف کروایا۔ سلبی طریقہ کار کے مطابق انسان تزکیہ نفس کے لیے ریاضت کرے تاکہ وہ عناصر ہیں جو انسان کے دنیاوی غم ورنج کا موجب بنتے ہیں جیسا کہ دنیاوی خواہشات، حرص وہوس اور عیش وعشرت کو دل ودماغ نکال دے کیونکہ جب کوئی آرزو نہ رہے گی تو روح انسانی مسرت سے ہم کنار ہوکر تحسین قلب کا باعث بنے۔[14]

3. جین مت کا مقدس ادب

جین مت کی مذہبی کتاب اور مہاویر کی تعلیمات کی تحریروں پر اختلاف موجود ہے اور دونوں فرقے دگمبر اور سوتیامبر اپنی اپنی تحریرات کو صحیح مانتے ہیں۔ دراصل یہ دو کتابیں ہیں جو انگ اور پورو کہلاتی ہیں۔ پوروں کی تعداد 14 ہے لیکن یہ اپنا وجود برقرار نہیں رکھ پائے اور اس وقت موجود نہیں جبکہ 14 انگ، 22 اپ انگ، 10 پاکنا، 6 چھید، 4 مول موترا اور 2 سوتر جین مت کا مذہبی ادب کا حصہ ہیں جین مت کی اصطلاحات میں ان کتابوں کو آگم اور سیدھانت بالترتیب کتاب ہدایت اور مقالہ کہا جاتا ہے۔ اس پر ایک شدید قسم کا اختلاف موجود ہے کہ یہ وہی تحریرات ہیں جو مہاویر کا علمی ورثہ ہیں یا بعد میں مرتب کی گئی ہیں فرقہ شویتامبر کا مطابق ان کتب کے کئے ایک مقالے آج بھی محفوظ ہیں جبکہ دگمبر فرقہ کے مطابق دنیا میں اس وقت جین مت کی کتب موجود نہیں ہے۔[15]

3.1 جواہر ثلاثہ

ایجابی طریقہ کار کے مطابق تین رتن (جواہر ثلاثہ) یعنی عقائد، علم اور عمل کا درست ہونا شرط اول ہے۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

سمیک درشن: جین مت میں سمیک درشن کا مطلب ہے صحیح عقیدہ کو تسلیم کرنا جس میں تیر تھنکروں کو مذہبی رہنما سمجھنا، ولایت و بزرگی پر ایمان، زندگی کو روح اور مادہ کا مجموعہ سمجھتے ہوئے روحانی زندگی کے لیے بنیادی عقائد ایمان رکھنا اور جین مت کے مطابق توہمات اور تکبرات سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

سمیک گیان: جین مت کی تعلیمات میں سمیک گیان کا مطلب ہے درست علم یعنی ایسے علم کے حصول کی کوشش جو رزائل کو زائل کرکے انسان کے حواس خمسہ و عقل کو مثبت انداز میں روحانیت کی جانب مائل کرے یہ علم پانچ اقسام مقدس کتابوں کا علم، غیب دانی کا علم۔ دوسروں کے خیالات واحساسات کا علم اور زبان ومکان کی قید سے آزادی کے علم پر مشتمل ہے۔

سمیک چرتر: جین مت کے مطابق صحیح عمل یعنی سمیک چرتر بھی ضروری ہے جبکہ عمل کے لیے عقیدے اور علم کا درست ہونا ضروری ہے کیونکہ روح کو مادے کی آلودگی سے بچانے کے لیے صحیح عقیدہ اور علم بنیادی ستون کا کردار ادا کرتے ہیں۔[16]

> Right Faith, Right Knowledge, and Right Conduct are three essential points in Mahavira's teachings which lead to perfection by the destruction of karmans. Without right faith, there is no right knowledge; without right knowledge there is no virtuous conduct; without virtues, there is no deliverance and without deliverance there is no perfection.[17]

جین مت کے بانی مہاویر کہتے ہیں کہ اگر عقیدہ اور علم درست ہو گا تو عمل خوبخود درست ہوگا اور اگر عمل ٹھیک نہیں ہو گا تو کامیابی اور نجات ممکن نہیں ہے۔ اور اعمال کی درستگی کے لیے پانچ ورت ہیں جو جین مت کی اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہیں۔

3.1.1 اہمسہ (Ahimsa) یا عدم تشدد

جین مت کی تعلیمات کا پہلا نقطہ یہ ہے کہ کسی ذی روح کو تکلیف نہ پہنچائی جائے کیونکہ جس طرح انسان کو اپنا وجود پیارا ہے اور وہ ہر وقت اس کی حفاظت میں رہتا ہے اسی طرح دیگر ذی روح مخلوقات کو اپنا وجود عزیز ہوتا ہے ان کے اس تصور کو سمجھ کر ان کو تکلیف دینے والے اعمال سے گریز کرنا چاہیے۔ یہاں تک جین مت کے پیروکار ایسے پیشہ اختیار کرنے سے اجتناب کرتے ہیں جس سے کسی جاندار کو نقصان کا اندیشہ ہو جیسا کہ سپاہی، قصاب، مزدور اور کسان وغیرہ۔[18]

3.1.2 ستیام (Satham) یا راستی

جین مت کی تعلیمات کا دوسرا نقطہ یہ ہے کہ ہمیشہ سچائی کو اپنا شعار بنایا جائے اور دوسروں کے حقوق کو مقدم رکھا جائے اور ان کے اموال کو ناجائز طریقوں سے اپنے قبضے میں لینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

3.1.3 استام (Asteyam) یا چوری سے اجتناب

جین مت کی تعلیمات کے مطابق حلال رزق کا حصول انسان کے عزت واحترام میں اضافہ کا سبب ہے جبکہ چوری، ڈاکہ وغیرہ رذائل ہیں جن سے ہر موقع پر احتیاط کرنی چاہیے۔

3.1.4 برہمچاریام (Brahma charyam) یعنی عفت۔

جین مت کی تعلیمات میں ایک بات یہ بھی ہے کہ انسان کو پاکدامنی کی زندگی بسر کرنی چاہیے ہر قسم کے گناہ یعنی زنا وغیرہ کے کاموں سے اپنے آپ کو بچا کر عفت کی زندگی گزارنی چاہیے۔

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

3.1.5 اپری گراہیہ (Apari Graha) یعنی لذات مادی

جین مت کے مطابق انسان کو مادی لذت اور گمراہی کا سبب انسان کے حواس خمسہ ہیں جو انسان کو صراط مستقیم سے انحراف پر مجبور کرتے ہیں اس لیے ریاضت کے ذریعے حواس خمسہ سننے، دیکھئے ،سونگھنے اور چکھنے پر مکمل کنٹرول ہو تاکہ باعمل زندگی گزاری جا سکے۔[19] جین مت میں اپری گرہ کے علاوہ سات قسم کے اختلافی عہد بھی ہیں جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کے لیے اہم ہیں:

- **رگ ورت:** جین مت کے مطابق فضا میں مختلف قسم کی مخلوقا کا ہونا اور فضا کا اپنا ایک تقدس ہے اس لیے مذہبی طبقات یا پیروکار اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ فضا میں ایک مخصوص حد سے زیادہ سفر نہیں کریں گے۔
- **دیش ورت:** جین مت کی تعلیمات کے مطابق جیسے فضائی حدود مقرر ہے اسی طرح زمینی حدود بھی مقرر ہے جس کے اندر رہنا ضروری ہے ان مخصوص مقامات میں رہنے کا عہد کرنا ضروری ہے۔
- **انرتھ ڈنڈورت:** جین مت کے پیروکاروں سے ایک عہد یہ بھی لیا جاتا ہے کہ وہ زندگی بھر بے مقصد اور فضول گناہوں اور برائیوں سے اجتناب کریں گے جیسا کہ فضول بحث و مباحثہ، جان کو خطرات میں ڈالنا، دوسروں کو فضولیات پر آمادہ کرنا وغیرہ۔
- **سامائکا:** جین مت کے پیروکار افراد سے عہد لیا جاتا ہے کہ وہ روزانہ کی زندگی میں ایک مخصوص میں مراقبہ کریں گے تاکہ ہر قسم روحانی زندگی میں کامیابی کی طرف لوٹ سکیں۔
- **پروشاد دھوپادسا:** جین مت میں مذہبی تعلیمات کی روشنی میں عہد لیا جاتا ہے کہ ہر ماہ چار مخصوص ایام کا روزہ رکھیں گے۔
- **اُپا بھوگ، پری بھوگ، پری مان:** مذہبی زندگی گزارنے کے لیے اس بات کا عہد لیا جاتا ہے کہ دنیاوی چیزوں کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کے استعمال میں متعین حدود کو پامال نہیں کریں گے۔
- **اتیتھی سموبھاگ:** اس میں عام لوگوں کے ذمہ کچھ ذمہ داریاں اور عہد لیے جاتے ہیں جن پر عمل کرنا مکتی کا ذریعہ بنتا ہے۔[20] ہسٹری اینڈ کلچر آف جین ازم میں آتی تھی سموبھاگ کے متعلق ایک تبصرہ موجود ہے کہ

The eight primary or cardinal qualities of lay follower are: abstinence from taking meat, including fish, eggs and other animal products except milk and milk products; abstinence from drinking wine and other spiritual liquors.[21]

جین مت میں چونکہ ایک خاص گروپ کو مذہبی کاموں میں لگایا جاتا ہے جو سادھو کہلاتے ہیں اس لیے عام پیروکاروں سے عہد لیا جاتا ہے کہ وہ سادھوؤں کو کھانا کھلائے بغیر خود کھانا تناول نہیں کریں گے۔ جین مت کے پیروکاروں کے لیے عمر بھر گوشت ، شہد ، کچی سبزیوں جڑوں ، نشہ آور اشیا سورج چھپنے کے بعد کھانا کھانے ، اور درختوں سے پھل توڑنے پر پابندی عائد ہوتی ہے۔

حصول نروان اور اصولِ ریاضت

جین مت میں روحانی کامیابی و کامرانی کے کئی مراحل مرتب کیے گئے ہیں جن میں عام انسان کو کئی قسم کی تکالیف و مصائب سے گزرنا پڑتا ہے جیسا کہ جی میں بیماری یا فاقہ کی وجہ سے خودکشی کرنے والے کی موت مبارک ہوتی ہے۔ روحانی معراج کا آخری درجہ بھی ان کے ہاں یہی ہے کہ ایک ماہ تک مسلسل فاقہ کشی کرکے اختیاری خودکشی کی صورت میں موت کو گلے لگا لیا جائے جبکہ ایک سادھو کے لیے ضروری ہے کہ وہ بارہ سال تک اسی طرح فاقہ کشی اور جسمانی اذیتوں سے گزر کر روحانی زندگی میں کامیاب ہوکر با مقصد موت مرے۔ سادھوؤں کے

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

لیے ضروری ہے کہ وہ سونے سے پہلے جگہ کی صفائی کریں تاکہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا کیڑا مکوڑا ان کے نیچے آکر نہ مرے، بات کرتے ہوئے ماسک یا کپڑا استعمال کرے تاکہ کوئی جاندار منہ میں نہ جائے اور ایک سادھو قتل جیسے گناہ کبیرا کا مرتکب نہ ہو۔ اسی طرح سادھوئ کے لیے عصا اور دوسری اشیاء بھیک مانگ کر لینی ہوں گی وہ ادھار، خرید کر یا چرا کر حاصل نہیں کر سکتا۔ سادھو اور سادھوی کے لیے سر منڈوا لازمی ہے بلکہ اگر نوچ لیے جائیں جو رسم لوچا کہلاتی ہے تو اس کا اجر زیادہ ہے۔ عصر حاضر میں سادھوؤں کے لیے شہروں، گاؤں میں اپسرا بنائے جاتے ہیں جہاں وہ عارضی طور پر قیام کرتے ہیں یہ مکان بڑے بڑے حالوں کی شکل میں ہوتے ہیں جہاں لکڑی کے پلنگ ہوتے ہیں۔ جبکہ مذہبی رہنماؤں یعنی سادھوں کے لیے ایک سخت قسم کا اخلاقی ضابطہ حیات ہے جس کے مطابق سادھوؤں کی ذاتی ملکیت میں مردوں کے لیے تین اور عورتوں کے لیے چار ان سلے کپڑے، خیرات مانگنے کے دو برتن اور ایک جھاڑو سے زیادہ کچھ نہ ہو، رات کے وقت چلنا، بھرنا اور کھانا منع ہے، مردوں اور عورتوں کے لیے سر منڈوانا لازم ہے۔ اس کے علاوہ پانچ قسم کے ضبط نفس، پانچ قسم کی احتیاطیں، بارہ قسم کے مراقبے، بائیس قسم کی تکلیفیں سہنا اور چھے قسم کی ریاضتیں کرنا بھی ضروری ہیں۔ جین مت کی مذکورہ بالا پانچ ورت ایسی ہیں جن کو اختیار کرنے سے مخلوق خدا کے ساتھ محبت اور اطاعت کے ساتھ ساتھ نروان اور نجات کا ذریعہ ہے اس لیے جینا کے لیے ضروری ہے کہ وہ عدم تشدد کی حدود کو وسیع کرتے ہوئے انفرادی و اجتماعی زندگی میں کامیاب زندگی گزاریں۔[22]

جین مت کے تین ضبط:

- **ضبط خیال:** تطہیر خیالات یعنی اپنے خیالات کو مثبت رکھنا اور ہر قسم کے منفی خیال کو ذہن سے نکالنا۔
- **ضبط گفتگو:** گفتگو میں لغویات، فحش قسم کی باتوں سے اجتناب اور کم سے کم بولنا۔
- **ضبط حرکات:** جسمانی حرکات کم کرے یعنی مراقبہ کی صورت میں رہے غیر ضروری نقل و حرکت سے اجتناب کرنا۔[23]

جین مت کی پانچ احتیاطیں

جین مت میں درج ذیل پانچ قسم کی احتیاطوں پر زور دیا گیا: چلنے پھرنے، بھیک مانگنے، برتن رکھنے، اٹھانے، رفع حاجت کے دوران احتیاط اس لیے ضروری ہے اس دوران کسی جاندار کو نقصان نہ ہو۔[24]

دس نیکیاں

جین مت مس دس نیکیوں کو خاص اہمیت حاصل ہے جو کہ معافی، نرمی، اخلاص، قناعت، راست، ضبطِ نفس، ریاضت، ترک دنیا، بے لوثی اور پاک بازی ہے ان نیکیوں کا حد درجہ تک اپنانا ضروری ہے اور ان کے ذریعے انسانی اخلاقیات کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا ہے جو مادی اور روحانی زندگی کی کامیابی کا ضمانت ہے۔[25]

بارہ مراقبے

جین مت میں گیان کے حصول کے لیے مراقبہ کیا جاتا ہے مشہور بارہ مراقبے ہیں جن کے ذریعے انسان طہارت و تطہیر حاصل کر کے اخلاقی طور پر پروان چڑھتا ہے۔ ان مراقبوں میں دنیا کی بے ثباتی، انسان کی بے بسی، روح کی دنیاوی قید، انسان کی تنہائی، روح کا مادی معاملات سے علیحدگی، جسم کی کثافت، روح میں مادے کی مداخلت، روح میں پہلے سے موجود جو مادے کا انخلاء، کائنات کی وسعت اور کاریگری، روحانی علم کی کامیابی، مشکلات اور مغفرت کی رغبت شامل ہیں۔[26]

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

بائیس قسم کی تکالیف

جین مت کی پانچ قسم کی تکالیف ایسی ہیں جو مذہبی رہنماؤں بھکشو، سادھوؤں اور سادھونی کے لیے برداشت کرنا ضروری ہوتی ہیں جن کے بغیر وہ نجات حاصل نہیں کرسکتے جیسا کہ بھوک، پیاس، سردی، گرمی، کپڑوں کے کاٹنے کی تکلیف، ننگے رہنا، ناپسندیدہ جگہ رہنا، جنسی جذبے کے تقاضے، زیادہ چلنا، طویل وقفے میں بیٹھنا، زمین پر آرام کرنا، برابھلا سننا، مارپیٹ برداشت کرنا، بھیک مانگنا، بھیک کا نہ ملنا، بیماری، کانٹے گڑنا، جسمانی گندگی اور ناپاکیاں، بے عزتی سہنا، علم کی قدروانی نہ ہونا، جہالت کا موجود نہ ہونا، جین مت کے معتقدات کے سلسلہ میں شکوک وشبہات کا پیدا ہونا۔[27]

پانچ طرح کے اخلاقی معیار:

جنین مت کے پانچ اخلاقی معیار درج ذیل ہیں: مکمل جمعیت قلبی، سکون قلبی کے درہم برہم ہوجانے پر دوبارہ حاصل کرنا، مکمل اور غیر مشروط اہنسا جذبات اور خواہشات سے مکمل آزادی اور بے غرض مثالی طرزِ عمل شامل ہیں۔

چھ جسمانی ریاضتیں

نروان کے حصول کے لیے جین مت میں ریاضتوں کو اہمیت حاصل ہے ان ریاضوں میں مختلف اوقات میں روزے رکھنا ، جب کھانا ہو تو بھوک سے کم کھانا، خوراک کے سلسلے میں اپنے اوپر مختلف طرح کی پابندیاں عائد کر لینا، مثلا فلاں شرط پوری ہو جائے جب ہی کھانا کھاؤں گا وغیرہ، چھ پسندیدہ اشیا یعنی گھی، دودھ، دہی ، شکر ، نمک، تیل میں سے درجہ بدرجہ ایک یا ایک سے زائد کو ترک کرتے رہنا، تنہا مقام پر جہاں کوئی ذی روح موجود نہ ہو بیٹھنا اور سونا، جسم کو اُس وقت تک تکلیف دیناشامل ہیں۔[28]

چھ باطنی ریاضتیں

جین مت کی چھ باطنی ریاضتوں میں اس میں مختلف قسم کے کفارے جین مت کی مقدس ہستیوں کے لیے جذبہ عقیدت اور محبت کی پرورش ، جین ولیوں اور بزرگوں کی خدمت، مقدس کتابوں کا مطالعہ، جسم اور اس کے متعلقات سے بے نیازی پیدا کرنا اور مراقبہ میں مکمل یکسوئی حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے یہ بنیادی طور پر ولایت کے درجات کی بلندی کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔[29]

3.1.6 جین مت کے بنیادی عقائد

جین مت چونکہ اخلاقیات پر بنیاد کرتا ہے اور ہر انسان کو دو چیزوں روح اور جسم کا مجموعہ قرار دیتا ہے اور تطہیر روح پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اس لیے ان سے متعلق نو قسم کی اصول جو سچائی کے نو اصول یا نو تتو یا نو حقائق کے نام سے مشہور ہیں۔[30] وہ درج ذیل ہیں:

جیو: روح کو جیو کہا جاتا ہے جین مت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر ذی روح کی حقیقت روح ہے۔

اجیوا: جین مت میں غیر ذی روح اشیاء کا متعلق یہی عقیدہ ہے کہ یہ بھی حقیقت اور مادہ ہے۔

پاپ: ایسے اعمال جو انسان میں منفی کرم پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

پُن: ایسے اعمال جو انسان میں اچھے یا نیکی کے کرم پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں

اسرو: جین مت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روح میں دنیاوی مادوں کی ملاوٹ ہو جاتی ہے جو اسرو کہلاتا ہے۔

بندھ: روح میں جب کسی دنیاوی مادی کی ملاوٹ ہو جاتی ہے تو روح اس کے حصار میں قید ہو جاتی ہے۔

سمورا: جینا کے عقائد کے مطابق مختلف قسم کی ریاضتوں سے روح میں ملاوٹ کو روکا جاسکتا ہے جو سمورا کہلاتا ہے۔

نرجرا: روح کے اندر موجود مادہ کو ختم کر کے طہارت روح حاصل کی جاسکتی ہے۔

موکش: روح کا جسم / مادہ سے مکمل دور کرنا اور نجات حاصل کرنا موکش کہلاتا ہے۔[31]

جین مت کا فلسفہ

جین مت کا بنیادی فلسفہ ہندو مت کے فلسفہ سے مطابقت رکھتا ہے یعنی اواگون اور مکتی (نجات) بس معمولی سا اختلاف موجود ہے ان کے نزدیک انسانی روح ہر عمل کی بنیاد ہے اس لیے روح جب رزائل کی جانب مائل ہوتی ہے تو بیمار ہو کر ساتویں دوزخ میں پہنچ جاتی ہے جبکہ وہ روح جو پاک ہوتی ہے اور تطہیر کی منازل طے کرتی لیتی ہے تطہیر کے لیے جین مت میں روح کا بار بار جنم لینے کا تصور ہے[32] طہارت کے وہ چھبیسویں بہشت میں اپنا مقام حاصل کر لیتی ہے جہاں اس کو نروان حاصل ہوتا ہے اور وہ روح زندگی اور موت کے چکروں سے آزاد ہو جاتی ہے اور مکتی حاصل کرنے کے بعد یہ روح خدا کا روپ اختیار کر لتی ہے اس لیے جین مت کا تصور ہے کہ چوبیس تر تھانکروں نے عبادت وریاضت سے اپنی روح کو معطر کر لیا اور مکتی حاصل کرنے کے بعد خدا ہو گئے ہیں الگ سے کوئی خدا یا بھگوان یا ایشور موجود نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایشور کچھ کر سکتے ہیں بلکہ تمام کاموں کی بنیاد کرم یعنی اعمال پر جیسے اعمال ہوں گے ویسا ایشور ہو گا اور ویسی ہی مرادیں پوریں ہوں گی اور اعمال کی درستگی کے لیے مراقبہ وریاضت ضروری ہے۔[33]

جین مت میں تیر تھانکر کا تصور

جین مت میں تر تھانکر نجات دہندہ اور روحانی استاد ہیں۔ سنسکرت میں تر تھانکر کا مطلب ہے "Ford-maker" اور اسے "جینا فاتح" (Jina Victor) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ جینی صحیفے کے مطابق تر تھانکر ایک نادر فرد ہے جس نے سمسار، موت اور پیر ر جنم کے چکر کو اپنے طور پر فتح کیا ہے، اور دوسروں کے لیے پیروی کرنے کا راستہ بنایا ہے۔ جین مت میں تر تھانکر کی پوجا پاٹ دیوتا یا برکات کے حصول کے لیے نہیں کی جاتی بلکہ ان کو عظیم مصلح کے طور پر اور ان کی تعلیمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ان کی تصاویر یا مورتی کو لیا جاتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان لوگوں نے ریاضت وعبادت کے ذریعے نروان حاصل کیا اور منزل مقصود حاصل کیا اس لیے ان کو سامنے رکھ کر جینی اپنے تزکیہ نفس اور حصولِ عرفان کی کوشش کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر تر تھانکر "تیر تھا اور سمسارا کا مجموعہ ہے تیر تھا بطور عبادت گاہ جبکہ سمسارا دنیاوی زندگی پر فتح یعنی تر تھانکر وہ طبقہ ہے جنھوں نے دنیاوی زندگی پر قابو پا کر روح کی غیر فانی کامیابی کو حاصل کر لیا۔ جین مت میں تر تھانکر کے بارے میں چند تصورات پائے جاتے ہیں۔[34]

جین مت میں یہ تصور موجود ہے کہ انسانیت کی رہبری ورہنمائی کے لیے ہر کائناتی دور (Cosmic Period) میں چوبیس تر تھانکر پیدا ہوتے ہیں۔ تر تھانکروں کے نام ان کی ماؤں کے خوابوں کی بنیاد پر رکھے گئے ہیں جو ان کی ولادت سے قبل انہوں نے دیکھے تھے، اس لیے علم فن میں تر تھانکروں کو کیو تسرگ پوز یعنی جسم کو ختم کرنے کے انداز میں دیکھایا گیا ہے جبکہ آرٹ میں ثالثی کے پوز میں جیسے شیر تخت پر بیٹھا ہوا، ہر تر تھانکر کو مخصوص علامات سے الگ الگ دیکھا یا گیا ہے۔ اسی طرح ان کی سوانح حیات کلپا شاستر (Kalpasutra) میں منقول ہیں جو کہ جین مت کی مذہبی کتاب ہے جس کو مہاویر کے ایک ہزار ساتھ بعد بھدرایا Bhadrabahu نے

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

مرتب کیا تھا۔[35] جین مت میں کل چوبیس ترتھانکر آئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ترتھانکر کا نام	ماتارانی/پتاجی	علامت/نشان	جائے پیدائش
1	شری رشودی	مرودیوی، نابھی رائے	بیل	ایودھیا
2	شری اجیت تاتھ	وجئ حتشترو	ہاتھی	ایودھیا
3	شری شمبھوناتھ	سینا، جتا	گھوڑا	شاوستی
4	شری ابھینندن	سدھارتھا، سبز	بندر	ایودھیا
5	شری سمتی ناتھ	سمنگلا، میگھرتھ	کروچ	ایودھیا
6	شری پدم پُرتھ	سمترا، سری دھر	کمل	کوشنبی
7	شری سّ پارشو	پرتھوی، پرتش بھ	سواستک	بارانس
8	شری چندرپرتھ	لکشمنا، مہاسین	چاند	چندن پوری
9	شری سّ ودھی ناتھ	رامادیوی، سکریو	مست	کانکدی
10	شری شتیل ناتھ	نندادیوی، شری وتس	درڑتھ	بھدل پور
11	شری آنش ناتھ	وشنودیوی، وشنو	گینڈا	سنگھ پورہ
12	شری واسپوجنے	جئے، داسوپوج	بھینس	چنپاپوری
13	شری ومل ناتھ	سیاما، کرت ورما	سور	چیپہ کپل پورہ
14	شری اننت ناتھ	سّ یستا، سنگھ سّ ین	سکر	ایودھیا
15	شری دھرم ناتھ	سدرتا، بھان	وجر	رتن پوری
16	شری شانتی ناتھ	اچرا، وشوسین	مرگ	ہستناپور
17	شری کھ ناتھ	شری۔ سک	بکرا	ہستناپور
18	شری اروناتھ	دیوی، سُدرشا	نندآورت	ہستناپور
19	شری ملی ناتھ	پربھاوتی، کھ	گھوڑا	متھلا

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

20	شری منی سورت	پدما، سمتر	کچھوا	راج گرہ
21	شری نم ناتھ	وپرا، وجے	نیل کمل	متھلا
22	شری نیم ناتھ	شوا، ہمندروجے	سنکھ	شوریاپور
23	شری پارش ناتھ	واما، شوسین	سانپ	وارانسی
24	شری مہاویر	ترشیلا، سدھارت	شیر	کھشتری کنڈ[36]

جین مت کی مذہبی وطبقاتی تقسیم

جین مت میں پیرکاروں کو دطبقاتی لحاظ سے دوحصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

- **گرسنی:** ایک طبقہ عام لوگ جو معاشرتی اور نارمل زندگی گزارتے ہیں ان کو گرسنی کہا جاتا ہے مردوں کو شروک اور عورتوں کو شہدوکا کانام دیا جاتا ہے۔یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ غیر مذہبی یا عام شہری کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔
- **سنیاسی:** دوسرا طبقہ جو بھکشو یا سادھو لوگوں کا ہے جن کے لیے جین مت کی تمام تعلیمات پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ان کی معاشرتی زندگی ختم ہوجاتی ہے اور یہ راہ نجات اور نروان کے حصول کے لیے مصروف رہتے ہیں ۔جین مت میں دونوں طبقات کے یے الگ الگ اخلاقی ضابطے مرتب کیے گئے ہیں۔[37]

جین مت کی مذہبی تقسیم

جین مت کے دومشہور بڑے فرقے موجود ہیں جن کو دگمبر فرقہ، سوتیامبر فرقہ اور سادھو کہا جاتا ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب بھارت میں قحط سالی ہوئی تو لوگوں نے ہجرت شروع کی جبکہ ان کے نزدیک علاقہ چھوڑنا جائز نہیں تو ایک طبقہ (بارہ ہزار سادھو بھی)راہب بھدرابا کی قیادت میں دکن اور میسور کی طرف ہجرت کر گئے جبکہ دوسرا طبقہ پاٹلی پترا(Patliputra) میں ہی رہا اور انہوں نے اپنے عقائد پر نظر ثانی کے لیے کمیٹی بنائی اور "انگا" کو تحریر کیا لیکن جب پہلا طبقہ واپس آیا تو انہوں نے انگا کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔جس سے یہ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور جین مت کازوال شروع ہوا۔[38]

دگمبر فرقہ:(Digambara)

دگمبر فرقہ یعنی مادر ذات برہنہ اس فرقہ کے لوگوں کو "سکائی کلیڈ" بھی کہا جاتا ہے جو اس فرقہ کی اکثریت بھارت کے جنوبی علاقوں میں آباد ہے۔چونکہ یہ آسمانی رنگ کی ایک چادر پہنتے ہیں اور اکثر برہنہ گھومتے پھرتے ہیں۔دگمبر فرقہ کے پیروکار سنیاسیوں سے بھی برہنہ رہنے کاتقاضہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک برہنہ رہنا بہت بڑے رتبہ اور مقبول لوگوں کی خصوصیات کی عکاسی کرتا ہے۔البتہ اسلامی دور حکومت میں جین مت کے پیروکاروں کو ستر پوشی پر مجبور کیا گیا۔اس فرقہ میں عورتوں کو مکتی پانے یعنی نجات حاصل کرنے کا موقع میسر نہیں ہے اس لیے ان کو آشرم اور عبادت گاہ میں داخلے کی اجازت نہیں۔ان کے نزدیک یہ روایات بھی جھوٹی ہیں جن میں مہاویر کی شادی کا تذکرہ ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنی عظیم ہستی کس طرح عورت سے تعلق قائم کرسکتی ہے۔[39]

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

سوتیامبر فرقہ

جین مت کا دوسرا مشہور فرقہ سوتیامبر ہے کو سفید رنگ کے کپڑے پہنتا تھا اور یہ بھارت کے شمالی علاقوں میں آباد ہیں۔ یہ فرقہ برہنہ رہنے کو ناپسند کرتا ہے اور اس تصور کو یکسر مسترد کرتا ہے کہ جین مت کی تعلیمات میں انسان کو برہنہ رہنے اور زیادہ اجر کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ یہ فرقہ سفی رنگ کا لباس پہنتے ہیں اس لیے سوتیامبر کہلاتے ہیں ان کے نزدیک عورت بھی حصول عرفان کے لیے ریاضت کر کے مکتی حاصل کر سکتی ہے اور مذہبی رہنما بھی بن سکتی ہے۔ اس فرقہ کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہے اور یہ دونوں میں سے مشہور فرقہ ہے۔[40]

سادھو

جین مت میں سوتیامبر فرقہ سے ایک تیسرے فرقہ نے 1473ء میں جنم لیا جو مذہبی و غیر مذہبی مزاج کے بین بین تھا۔ یہ لوگوں مذہبی ہونے کے ساتھ جائیدادوں کے مالک تھے جبکہ جین مت میں ان کے لیے یہ جائز نہیں۔ اس لیے ان کو نجات سے محروم موکش کہا جاتا تھا اور یہ گروہ ستھانک واسی کے نام سے مشہور ہوا۔ اس فرقہ نے بتوں، تصاویروں کی مخالفت کی اور اپنے الگ سے عقائد اور نظریات مرتب کیے یہ صرف 33 رہنماؤں کو مانتے ہیں جبکہ دوسرے فرقے چوراسی کے قائل ہیں۔[41]

جین مت عبادات و رسومات

اگرچہ جین مت میں خدا یا دیوتاؤں کا تصور موجود نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک روح ہی چیز کی بنیاد ہے اور اس کی تطہیر پر توجہ دی جاتی ہے لیکن جین مت کے لوگ اپنے چوبیس ترتھانکروں کا بہت ادب واحترام کرتے ہیں اور ان کی پرستش کے لیے صرف بھارت میں چالیس ہزار معبد تعمیر کیے گئے ہیں جو فن تعمیر کا ایک شاہکار ہیں یہ انتہائی خوبصورت عمارتیں ہوتی ہیں بلکہ بھارت میں کوہ ابو کے مقام کا معبد ہندوستان کے مشہور سات عجوبوں میں سے ایک ہے۔ جین مت کا ایک اہم تہوار "پاریوسانا" ہے جو اگست اور ستمبر کے درمیان منعقد کیا جاتا ہے یہ آٹھ دن تک جاری رہتا ہے جس میں ہر انسان اپنے دوست احباب اور اقربا کی موجودگی میں اپنے گناہ کا اعتراف کر کے آئندہ نہ کرنے کا عہد اور دوسرے افراد سے متعلق کسی بھی قسم کا بعض یا حسد نہیں رکھیں گے۔[42]

جین مت میں دگمبر اور سوتیامبر کی عبادت کا طریقہ کار مختلف ہے۔ دگمبر کے پیروکار عبادت گاہ میں داخل ہوتے وقت جوتے اتار دیتے ہیں اور برہنہ ہو کر عبادت کرتے ہیں اپنی نظریں نیچے رکھی جاتی ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کے ظاہری عیش و عشرت ان پر اثر انداز نہیں ہوتی ان کے بت بھی برہنہ ہوتے ہیں۔ جبکہ سوتیامبر فرقہ کے پیرکار سفید لباس زیب تن کر کے عبادت کرتے ہیں اور ان کے بت بھی تہمند باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں شیشہ کی ہوتی ہیں جو سامنے دیکھ رہی ہوتی ہیں ان کے گلہ میں سونے کے ہار، کمر بند اور خاص قسم کے کنگن پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔[43] پروفیسر غلام رسول چیمہ جین مت کی عبادت کے متعلق لکھتے ہیں کہ جین مت ان الفاظ سے عبادت کرتے ہیں:

> "آقا جنیدر کے سامنے اپنا سر عاجزی سے جھکاتا ہوں جو ساری دنیا کا معبود اور امن وراحت کا بخشنے والا ہے دنیا کی تمام مخلوقات کو وہ ابدی سکون عطا کرتا ہے کاش کہ میں اس کی مہربانی سے نروان کا اعلیٰ ترین تحفہ حاصل کر سکوں شری شانتی"[44]

جین مت کے پیرکاروں ان عبادت گاہوں کے علاوہ اپنے گھروں میں رسومات ادا کرتے ہیں جہاں یہ ترتھانکروں کے نام، منتر، بھجن گاتے ہیں اور ان کے نذرانے چڑھاتے ہیں پھول اور خوشبو تقسیم کی جاتی ہے اور مراقبہ کیا جاتا ہے۔

جین مندروں میں تیرتھانکروں کی مورتیاں بھی رکھی جاتی ہیں جو کچھ کھڑی ہوئی اور کچھ بیٹھی ہوئی شکل اور عریاں تراشی ہوئی ہوتی

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

ہیں ابتداًان کی پوجاپاٹ کی بجائے ان کو مقدس سمجھا جاتا ہے لیکن آہستہ آہستہ ان کی عبادت کی جانے لگی البتہ کچھ گروہ ایسے ہیں جو آج بھی ان کی عبادت کے قائل نہیں ہیں۔ہندوستان کے شہر پاواپوری میں مہاویر کا مندر بنام کا جل مندر (پانی کا مندر) تعمیر کیا گیا ہے جو فن تعمیر کا عکاس ہے اور اس میں مہاویر کی تصاویر اور تحریریں کے ساتھ مہاویر کی آخری رسومات کو تصاویر کے ذریعے دیکھائی گئی ہے۔ جین مت کی روایت کے مطابق کا جل مندر میں "چرن پڑوکا" یعنی مہاوہیر کے قدموں کے نشان موجود ہیں۔اسی طرح مہاویر کی موت کے متعلق بھی روایت ہیں کہ اس نروان بھی یہی ہوا اور آسمانی یا خلائی مخلوق اس کی آخری رسومات ادا کرنے کے لیے آئیں اور مہاویر کو ساتھ لے گئیں جبکہ اس کے بال اور ناخن چھوڑ گئے جو بعد میں جلائے گئے اور ان کی یاد میں جین دیوالی کی رسم ادا کرتے ہیں۔[45]

خلاصۃ البحث:

جین مت مذہب کے معروضی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ جین مت نجات کے حصول کے لیے انسان کی ذاتی محنت اور ریاضت پر یقین رکھتا ہے۔ اس لیے روح کو آزاد اور پاک کرنے کے لیے جین مت میں ضوابط کا ایک تسلسل ہے کہ کس طرح انسان ان قوانین، اصولوں اور ضابطوں کے ذریعے نروان حاصل کر سکتا ہے۔یہ قوانین بہت سخت اور محنت طلب ہیں لیکن جو جینی ان پر عمل کرتا ہے وہ اپنی خواہشات کو ترک کے اعلیٰ اخلاق کو پالیتا ہے اس کے لیے دنیا اور اس کی ظاہری اشیاء کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ ایک جوگی کی زندگی گزارنے لگ جاتا ہے ایسے مرد کو سادھو (شروک) اور عورت کو سادھوی (شروکا) کہا جاتا ہے۔ جین مت کے مذہبی رہنماؤں نے غور وفکر کرنے کے بعد جین مت کے بنیادی عقائد مرتب کیے جن میں انہوں نے کئی کئی دنوں کی محنت، مشاورت، موضوع کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے اور اجتماعی ذہنی قوتوں کی محنت کے بعد وضع کیے ہیں۔ جن کو اپنانے کے بعد انسان کی نظر میں دنیا حقیر ہو جاتی ہے اور انسان اپنی روح کو اپنے عقیدہ، علم اور عمل سے پاک رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور مختلف قسم کی ریاضت، مشقت بلکہ اپنے جسم کو اذیت دے کر روحانی سکون تلاش کر کے روح کو چھبیسویں بہشت میں پہنچانے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔

نتائج بحث

1. جین مت بنیادی طور پر ہندومت کی ایک شاخ ہے جو ذات پات کے تعصب کی بنیادی پر الگ ہوا اور اپنے منفرد عقائد و تصورات کو فروغ دے کر ایک نئے مذہب کے طور پر نمایاں ہوا۔
2. دیگر مذاہب کی طرح جین ازم میں ملائک ورسل، اوتاریا گورو وغیرہ خدا کی طرف سے مبعوث ہو کر نہیں آئے بلکہ ان کے ہاں تر تھانکر ہیں جو اپنی روح کی مکتی کے بعد حصولِ نروان حاصل کے بعد روح انسانی کی رہنمائی کرتے ہیں۔اس لیے ہر تر تھانکر کی سوانح حیات میں خاص فلسفہ، تعلیمات اور روحانی آزادی کی کہانیاں ملتی ہیں۔
3. مہاویر کی تعلیمات کا نچوڑ روح کی تطہیر کے ذریعے کائنات کی حقیقیت کو سمجھ کر نروان کے ذریعہ بہشت کا حصول ممکن ہو۔
4. وردھمان کی تعلیمات میں حصولِ نروان کے لیے ریاضت، رہبانیت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ سخت جدوجہد اور دنیاوی لذتوں سے گریز کے ذریعے باطنی تسکین حاصل کرنا ہے۔
5. جین مت میں خدا کا تصور نہیں، البتہ روح پر محنت کر کے طہارت حاصل کر لی جائے تو روح پاک ہو کر وہ خدا کا روپ دھار لیتی ہے۔

6. جین مت میں عدم تشدد پر زور دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ جراثیم تک کو نقصان پہنچانے والے پیشے اختیار کرنا بھی غلط سمجھا جاتا ہے۔ جین پیروکاروں کو روزمرہ کی زندگی میں جانداروں کے بارے میں انتہائی محتاط رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔
7. جین مت میں جہاں گوشت خوری کی اجازت نہیں وہاں کھانا کھانے، رفع حاجت، بھیک مانگنے میں بھی جانداروں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
8. جین مت کے پیروکاروں کے لیے مخصوص حالات میں مخصوص حدود کا تعین کیا گیا ہے تاکہ ان حدود کے باہر موجود کسی بھی جاندار کو نقصان نہ پہنچے۔
9. جین مت میں برہنہ رہنا ایک فضیلت سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح کا اس بات کا اشارہ ہے کہ شخص دنیاوی لذتوں اور مادی اشیاء سے آزاد ہو چکا ہے۔ اسی بنیاد پر دگمبر اور سوتیامبر میں اختلاف ہے کہ سفید لباس یا برہنہ رہنے میں فضلیت کس میں ہے۔
10. جین مت میں ہندو مت کی طرح روح کو غیر فانی مانا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو وہ بار بار جنم لیتا ہے، جب تک کہ وہ اپنی روح کی طہارت حاصل کر کے بہشت میں نہیں پہنچ جاتا۔
11. جین مت کے مذہبی ادب میں کتابِ ہدایت اور مقالات پر مشتمل ہوتی ہیں، جن پر دونوں بڑے فرقوں دگمبر یا اور سوتیامبر کے اپنے اپنے تحفظات ہیں۔
12. جین مت میں عبادت گاہوں اور رسومات پر بھی اختلافات موجود ہیں۔ تاہم، ان کے اصول ہمیشہ روح کی پاکیزگی اور عالمگیر حقیقت کے حصول پر مبنی ہوتے ہیں۔
13. جین مت میں ذات پات اور نسلی تفاوت کی سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ مذہب انسانیت کو برابر سمجھتا ہے اور ہر جاندار کی قدر و قیمت یکساں ہے۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 54- 69

1 القرآن،13:13

Al-Qur'an, 13:13

2 القرآن،24:35

Al-Qur'an,35:24

3 J.P.Jain, Mahavira & Jainism, Ahimsa Mission Publishers,Belamganj Agra, 1958,P.II

4 فاروقی، عمادالحسن آزاد، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2013ء، ص183

Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, Maktabah Jadeed Press, Lahore, 2013, p. 183

5 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز، لاہور، 2012، ص241

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, Chaudhry Ghulam Rasul & Sons Publishers, Lahore, 2012, p. 241

6 Ibid

7 J.P.Jain, Mahavira & Jainism, Ahimsa Mission Publishers,Belamganj Agra, 1958, P.1

8 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999,P. 53

9 Ibid,P. 60

10 Lewis Mores, Mutarjim Saadia Jawad, Yasir Jawad, Mazahib-e-Aalam ka Encyclopedia, Nigarashat, Lahore, 2003, p. 203

11 J.P.Jain, Mahavira & Jainism, Ahimsa Mission Publishers,Belamganj Agra, 1958,P.4

12Lewis Mores, Mutarjim Saadia Jawad, Yasir Jawad, Mazahib-e-Aalam ka Encyclopedia, Nigarashat, Lahore, 2003, p. 203

13 Javed, Altaf, Ghair Sami Mazahib ke Bani, Apna Idarah, Lahore, 2004, p. 150

14 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص243

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 243

15 Ibid

16 فاروقی، عمادالحسن آزاد، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2013ء، ص197

Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, p. 197

17 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999,P 118

18 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص248

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, , p. 248

19 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999,P. 124

20 Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, p. 201

21 Dr. Jyotiprasad Jain, Religion and culture of the Jains, Bharatiya Jananpith,2000,P.84

22 فاروقی، عمادالحسن آزاد، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب، ص204

Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, p. 204

23 Ibid

24 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص245

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, 2012, p. 245

25 Ibid

26 Dr. Jyotiprasad Jain, Religion and culture of the Jains,Bharatiya Jananpith,2000,P.85

27 فاروقی، عمادالحسن آزاد، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب، ص204

Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, p. 204

28 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص245

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 245

29 Ibid

30 Mahmood Qasim, Syed, Encyclopedia Muslim India, Vol. 1, Al-Fil Nashran o Tajaran, Lahore, 1998, p. 157

31 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999, P 127

32 Farooqi, Imad-ul-Hassan Azad, Duniya ke Barray Barray Mazahib, p. 192

33 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص243

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 248

34 Dr. Jyotiprasad Jain, Religion and culture of the Jains,Bharatiya Jananpith,2000,P.8

35 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999,P.6

36 Dr. Jyotiprasad Jain, Religion and culture of the Jains,Bharatiya Jananpith,2000,P.8

37 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص244

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 244

38 Javed, Altaf, Ghair Sami Mazahib ke Bani, Apna Idarah, Lahore, 2004, p. 151

39 k.c Jain, History of Jainism, D.k Printworld, New Delhi,1999,P.60

40 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص441

Cheema, Dr. Manawar Hussain, Adiyan-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 441

41 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص247

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 247

42 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص441

Cheema, Dr. Manawar Hussain, Adiyan-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 441

43 Sinclair, Stevenson, The Religious Quest of India The Heart of Jainism, Oxford University Press,London, 1915,P.250

44 چیمہ، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص248

Cheema, Ghulam Rasul, Mazahib-e-Aalam ka Taqabuli Mutala'a, p. 248